کو پہلے تو انسان کی قدر و قیمت سمجھایئے کہ وہ ایک مجرد حیوان نہیں ہے بلکہ وہ ایک عقلی اور اخلاقی ہستی بھی رکھتا ہے۔ ثانیاً یہ سمجھایئے کہ "فارغ ہو کر مطالعہ کرنے" سے مقدم آدمی کے لیے اس بات پر غور کرنا ہے کہ مطالعہ کے لیے یہ فراغت کہیں اکل حرام اور خدمت باطل کے معاوضہ میں تو حاصل نہیں کی گئی ہے۔ اور "چندہ دینے" سے پہلے آدمی کو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ یہ چندہ ناجائز ذریعہ آمدنی سے تو نہیں دے رہا ہے۔

ظلم صغیر سے بچنے کے لیے ظلم کبیر سے استمداد

سوال: "غیر اسلامی حکومت کے ذریعہ تحصیل زکوٰۃ" کا سوال و جواب ترجمان ج ۲۹۔ ع ۳ میں پڑھ کر ایک سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ کافر حکومت کے تحت ایک قوی مسلمان ضعیف مسلمان کو ستائے تو وہ حکومت کی پناہ لے سکتا ہے یا نہیں، نیز ظالم سے بدلہ لینے کا حق رکھتا ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ ظلم کو روکنا ضروری ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جو امراء غرباء کے حصہ کا مال زکوٰۃ دبائے بیٹھے ہیں، وہ بھی تو ظلم کر رہے ہیں، تو پھر اگر غیر اسلامی حکومت کے ذریعے سے اس ظلم کا دروازہ بند کیا جا سکے تو غرباء مسلمین کیوں نہ اس کی مطالبہ کریں؟ اور اس طرح سے جو زکوٰۃ ادا ہو گی وہ شرعاً کیوں ادا شمار نہ ہو؟

غیر مسلم حکومت کی اطاعت کرنا اگر حرام ہے تو ہم مسلمان جو اس کے تحت رہتے ہیں، ہم پر بالجبر اس کا حکم رواں ہے۔ اطاعت تو ہو ہی رہی ہے، پھر ظلم سے بچنے اور اپنے حقوق لینے کے لیے عوام اس حکومت کی مدد لے کر کتنے ایک زیادہ گنہگار ہو جائیں گے؟

جواب: غیر اسلامی حکومت بجائے خود ایک ظلم کبیر ہے۔ اس ظلم کبیر کو کسی ظلم کبیر کے مٹانے کا ذریعہ بنانا مضحکہ انگیز بھی ہے اور ایک کھلی ہوئی حماقت بھی۔ کسی نجاست کو اگر دور کرنا ہو تو کوئی پاک چیز چاہیے۔ اگر کسی نجاست کو آپ نجاست ہی سے دھویا تو پاکی کیسے پیدا ہو سکتی ہے، البتہ نجاست میں کچھ اور اضافہ ہو جائے گا! ایک غیر اسلامی نظام کی مجبورانہ اطاعت کو دلیل قرار دے کر اس بات کی کوشش نہ کیجیے کہ مسلمان اس کے تحت بعض دینی احکام کو نافذ العمل دیکھ کر اسی سے مطمئن ہو جائیں، بلکہ اس غیر اسلامی نظام کو اسلامی نظام سے بدلنے کی کوشش کیجیے۔ کسی غیر اسلامی نظام کے تحت اس کے بدلنے کی کوشش کیے بغیر ایک مسلمان کے لیے جینا حرام ہے۔